سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار۔ تمام مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سید نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ
بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو نہ بدلے۔

الحکم

نرخ قیمت جو پیشگی لیجائیگی
عوام سے ۵
خواص سے ۱۰
ہندوستان کے سوا سے
غیر مذاہب اصغیر
مستطیع احباب سے
(روپے)

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی
(اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد مبارک اسمٰعیل بی اے)

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمی دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمی دیگر

دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی	چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی

جلد (۱۸) مؤرخہ ۲۱ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۲۶ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری نمبر (۲۳)

قابل توجہ خریداران و سرپرستان اخبار الحکم

پیارے دوستو! آجتک الحکم کے متعلق کئی بار ایڈیٹر الحکم کیطرف سے اپیل شایع ہوتی رہی ہے۔ اور اس اپیل پر جس ہمدردی اور اخلاص سے اپنے سب سے پہلے آرگن کی مدد میں جسکو اپنی قوم کی خدمت کرتے ہوئے آج ۱۸ سال کا عرصہ گذر رہا ہے! حصہ لیتے رہے ہیں۔ اس کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گذشتہ دو تین سالوں میں الحکم کو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جسکا حال کہ آپ پر پوشیدہ نہیں جسکا اثر آجتک الحکم کو دبائے جا رہا ہے شیخ صاحب نے کئی بار اس کا انتظام کرنا چاہا۔ مگر کام کچھ حد تک بگڑ چکا تھا کہ کسی طرح ٹھیک ہونے میں نہ آیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۳ء کے آخری حصہ میں اخبار بالکل بند ہو گیا۔ تو پھر حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اسکے اجراء کا حکم دیا جسکے جواب میں عرض کیا گیا کہ مالی حالت بالکل گری ہوئی ہے جب تک اسکا انتظام نہ ہو جائے تب تک اخبار کا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا بہت مشکل ہے اسپر جیسا کہ ایک دو مرتبہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول نے حضرت صاحبزادہ اولوالعزم کو اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ اخبار الحکم کا انتظام کریں۔ اس سے پہلے سالانہ جلسہ پر آپ قوم کے سامنے اپیل کر چکے تھے آپنے خود بھی ایکہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ حضرت صاحبزادہ اولوالعزم نے ماہ فروری میں ہی یعنی حضرت کی وفات سے ایک ماہ پہلے تمام انتظام اخراجات آمدنی اپنے ہاتھ میں لیکر اخبار جاری کر دیا اور بعدہٗ جب اللہ تعالیٰ نے خلافت کا بوجھ آپکے کندھوں پر رکھدیا تو آپنے اس کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد کر دیا اب یہ اخبار ایک بورڈ کے انتظام کے ماتحت جاری ہے جسکے سکرٹری جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ہیں آپ دوستوں کو کسی مالی امداد کیلئے جوش دلانے کیلئے الحکم کی ۱۸ سالہ خدمات کے ذکر کرنیکی ضرورت نہیں۔ آپ خود جانتے ہیں کہ اسنے سلسلہ کی کسقدر خدمت کی ہے۔ ہاں صرف اتنا عرض کر دینا ضروری ہے کہ احمدی قوم کیلئے وہ دن نہایت ہی نامبارک دن ہوگا۔ جسدن کہ الحکم بوجہ مالی امداد کی ضرورت کے بند ہو جائیگا یہ بھی حضرت مسیح موعود کے وقت کا لگا یا ہوا پودا ہے۔ اسکی آبپاشی کرنا آپ لوگوں کا ہی فرض ہے۔ میں نے مانا کہ ایڈیٹر صاحب الحکم نے ایک دفعہ نہیں کئی بار اپنی مشکلات کا رونا رو دیا اور آپ لوگوں نے بھی کئی بار اسکی مدد کی مگر پیارے دوستو! کوئی مصیبت اکیلی نہیں آتی۔ بلکہ اپنے ساتھ کئی مصیبتیں لاتی ہے اس ابتلاء کے ساتھ بڑے بڑے طوفان تھے جنہوں نے الحکم کو جڑھ سے اکھیڑ دینے کی دھمکی دی مگر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اگرچہ وہ طوفان ایک نقصان عظیم کا موجب بنے رہے ہیں مگر اس کو جڑھ سے اکھیڑ نہ سکے دنیا میں اثار چڑھاؤ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور الحکم کو بھی بوجہ ان گردشوں کے گردش سے گذرنا پڑا۔ خدا کا شکر ہے کہ حضرت خلیفہ اول کی دعائیں الحکم کے حق میں قبول ہوئیں اور اس کا انتظام خاص حضرت خلیفہ ثانی کی نگرانی میں آ گیا ہے ماہ فروری سے لیکر آجتک الحکم کے تمام اخراجات بورڈ مذکور قرض لیکر ادا کرتا رہا ہے حضرت کی عین منشاء ہے کہ الحکم پھر زندہ اور مضبوط ہو کر ویسی ہی سرگرمی سے کام کرے جسطرح حضرت اقدس مسیح موعود کے عہد میں کیا کرتا تھا۔ اور میرا ایمان ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہو کر ہی رہیگا۔ ابھی تک اخبار کی سالانہ قیمت ادا کرنے کیلئے میں نے کوئی درخواست آپکے سامنے پیش نہیں کی مگر اب جبکہ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اور بورڈ مذکور کیطرف سے بار بار تاکید ہو رہی ہے میں آپ دوستوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ الحکم کی حالت پر توجہ کر کے اسکی مالی امداد

انوار احمدیہ قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپکر شایع ہوا۔

اپنے خلیفہ کے پکارنے پر لبیک نہیں کہو گے تو کیا یہ کام رک جائیگا۔ ہرگز نہیں۔ ہاں نہایت ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جو نحن انصار اللہ کا نعرہ بلند کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔

پیارے دوستو! بزرگو! ہوشیار ہو جاؤ یہ سونے کا وقت نہیں بیدار ہو جاؤ اپنے خلیفہ کی مدد کیلئے جو اسلام کی مدد ہے تیار ہو جاؤ مبارک ہیں وہ جو اس کار خیر میں حصہ لیں اور اپنے امام کی اطاعت میں سب کچھ قربان کر دینے کیلئے تیار ہوں۔

رپورٹ جلسہ کاٹھ گڑھ

۱۲ جون کو کاٹھ گڑھ میں جلسہ ہوا۔ قادیان شریف سے ماسٹر عبد الرحیم صاحب و ماسٹر عبد الرحمن صاحب تشریف لائے اگرچہ باہر سے مہمان بہت کم تشریف لائے مگر جلسہ بہت بارونق ہوا گاؤں کے لوگ بہت خوشی سے جلسہ میں شریک ہوئے۔ مستورات بھی شریک ہونا چاہتی تھیں مگر نشست کا کوئی انتظام نہیں ہوا۔ رات کے وقت کوٹھے پر ماسٹر صاحبان کے لیکچر ہوئے۔ نماز کی تاکید کی رسم پرستی سے منع کیا۔ نکاح بیوگان کی تحریک کی۔ عورت مرد نے دونوں صاحبان کے لیکچر پسند کئے۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا لیکچر تو بہت ہی شوق سے سنا گیا۔ مولوی عبد الصمد صاحب نے بھی خلافت کا وعظ کیا اور نکاح بیوگان کی نظمیں سنائیں۔ جلسہ بہت کامیابی سے ختم ہوا۔

(عبد السلام سکرٹری منتظم کمیٹی جلسہ کاٹھ گڑھ)

قادیان کا ہر دلعزیز سب پوسٹماسٹر

دنیا میں ایسے لوگ جنکو سرکاری محکمہ جات میں پبلک سے ملنے کا موقعہ ملتا ہو۔ اور جنہوں نے اپنے وسیع اخلاق اور حسن سلوک سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہو ڈھونڈھنے سے بھی بہت ہی کم ملینگے۔ یوں تو قادیان میں بہت سے سب پوسٹماسٹر آتے رہے ہیں۔ مگر جو ہر دل عزیزی کی صفت ہمارے دوست سید عبد الغنی صاحب سب پوسٹماسٹر قادیان نے اپنے اندر پیدا کی ہے وہ شاذ و نادر ہی دوسروں میں پائی جاتی ہے۔ آپ پہلے بھی ایک دفعہ قادیان کے پوسٹ آفس میں آئے تھے۔ اس وقت آپکی تنخواہ پچاس روپے تھی دو تین ماہ یہاں کام کرنیکے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے فضل سے دس روپے کی ترقی دلائی مگر ساتھ ہی تبدیلی بھی ہو گئی تھی۔ اب پھر چند ماہ سے شاہ صاحب ڈاکخانہ میں کام کر رہے تھے کہ ۱۴ جون کو آپ کو اطلاع پہنچی کہ آپکی تنخواہ میں دس روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ پہلے آپ ساٹھ لیتے تھے اب ستر روپے ہو گئے ہیں مگر نہایت قابل افسوس امر جو ہے وہ یہ ہے کہ شاہ صاحب کی تبدیلی امرتسر میں ہو گئی ہے۔ اگرچہ آپ کی ترقی پر ہمیں خوشی حاصل ہوئی ہے۔ مگر آپ کی تبدیلی ہمارے لئے تکلیف کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو پھر قادیان کے ڈاکخانہ میں لائے۔ آپ آجکل بیمار ہیں تمام احباب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

ایک بی۔ اے بی ٹی کی بےنظیر قربانی

بھائی تارا سنگھ صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی سکھ پنتھ کی اشاعت کیلئے ولایت تشریف لیگئے ہیں آپ امرتسر کالج کے ایک برگزیدہ گریجوایٹ ہیں جب آپ طالبعلم تھے۔ آپ کا چلن نمونہ تھا۔ گریجوایٹ بنکر آپ نے بی ٹی کی ڈگری حاصل کی۔ اور صرف پندرہ روپے ماہوار پر خالصہ ہائی سکول لائل پور میں کام کرنا شروع کر دیا۔ جبہ سال آپ نے وہاں نہایت جوش اور نہایت سرگرمی سے کام کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سکول اچھے سکولوں میں شمار ہونے لگا۔ اب آپ نے لنڈن میں گوردوارہ قایم کرکے وہاں ایک سال کیلئے بطور گرنتھی رہنے کا اعلان کیا ہے اور گوردوارہ مہاراجہ پٹیالہ کے سوا لاکھ کے عطیہ سے بنیگا۔ ایسے ہی آدمی مذہب کی خدمت کرتے ہیں (لکھارت)

(اسسٹنٹ ایڈیٹر) ہم اپنے خالصہ بھائیوں کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں کہ ان میں اسقدر عظیم الشان قربانی کرنیوالے پائے جاتے ہیں۔

ریویو

نظم مسدس المسمی دنیا کا عظیم الشان انسان (محمد صلعم)

مولانا مولوی منشی فضل محمد نواب خانصاحب ثاقب احمدی مالیرکوٹلوی کے نام نامی سے کونسا احمدی واقف نہیں آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے شعرا میں ممتاز جگہ حاصل ہے۔ جہاں ہمارے بزرگ حضرت سید میر حامد شاہ صاحب سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایک مفید اور کارآمد اشعار کی لڑی اپنے دور دور سے آنے والے دوستوں کے سامنے بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے حضرت ثاقب کچھ نہ کچھ تیار کرکے لے آتے ہیں۔ آج ہمارے پاس آپ کی ایک نظم بغرض ریویو پہنچی ہے جسکا عنوان۔ "دنیا کا ایک عظیم الشان انسان ہے۔ آپ نے اس لطیف نظم میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا خلاصہ بیان فرمایا ہے۔ نظم شروع سے لیکر آخر تک نہایت ہی دلچسپ ہے اور ایک پاک شاعری کا پتہ دیتی ہے۔ ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ایک دو بند درج کر دیتے ہیں

قوم وہ جو ملک سے نکلی نہ تھی باہر کبھی
علم کا جسکو سبق ہوتا نہ تھا از بر کبھی
جس میں تہذیب و تمدن کا نہ تھا جوہر کبھی
خواب میں بھی جو نہ ہوتی فاتح کشور کبھی
علم و فن کی روشنی دنیا میں پھیلانے لگی
اللہ اللہ اب تو فاتح کا لقب پانے لگی

شکر للہ اس صدی میں آکے ہم پیدا ہوئے
ہم ہیں شیدا جب غلام احمدؐ والا ہوئے
امت احمدؐ میں ظاہر مہدی و عیسیٰ ہوئے
جس کی تائید صداقت میں نشاں صدہا ہوئے
مومن و دیندار مسلم صلح جو ہم کو کیا
صلح کے بندے بنا یا نیک خو ہمکو کیا

یہ نظم تین پیسے پر محمد اسمٰعیل و عبد اللہ تاجران کتب و جلد سازان مالیرکوٹلہ قادیان سے ملسکتی ہے۔

قادیان کا ہفتہ

حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں

اہل بیت حضرت مسیح موعودؑ خلیفہ اول بھی خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

ماسٹر عبد الرحمن صاحب و ماسٹر عبد الرحیم صاحب جو کاٹھ گڑھ ایک جلسہ پر تشریف لیگئے تھے واپس آگئے ہیں۔

ہائی سکول بھی باقاعدہ کام کر رہا ہے اور سکول بلڈنگ کا تھوڑا سا حصہ نامکمل ہے قوم توجہ کرے۔ مدرسہ احمدیہ بھی سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ جماعت مبلغین بھی خوب کام کر رہی ہیں۔

مباحثہ کا طریق سکھانیکے جناب مولوی میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل نے پندرہ روز کے بعد جلسہ مناظرہ قائم کرنیکی تجویز کی ہے پہلا مناظرہ وفات مسیح پر ۱۹ جون کو مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ہوا حضرت مولانا مولوی حافظ روشن علی صاحب۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے سیال بخش صاحب اور دوسرے تمام واعظین و مبلغین کیطرف سے جو حضرت امیر المومنین کے حکم کے ماتحت مختلف شہروں میں

ہزار ہزار شکر ہے

اُس ایزد پاک پرماتما کا جسکی مہربانی سے امرت دھارا نے تھوڑے عرصہ میں اِس قدر مشہوری حاصل کی ہے کہ امرت دھارا بلڈنگس کے اندر ایک خاص ڈاکخانہ بنام "امرت دھارا ڈاکخانہ" کھولا گیا ہے۔ امرت دھارا کارخانہ کے پاس سے جو سڑک گوال منڈی کو نکالی گئی اُس کا نام امرت دھارا روڈ رکھا گیا ہے۔ کارخانہ امرت دھارا کی ادویات کے متعلق تمغے ملے۔ سارٹیفکیٹ ملے۔ ہر چہار طرف سے امرت دھارا امرت دھارا کی ہی آواز آتی ہے

کارخانہ امرت دھارا کو اپنی بڑھتی ہوئی ضرورت پورا کرنے کیواسطے ایک اور بڑے وسیع مکان کی ضرورت ہوئی جو بھی خدا کے فضل و کرم سے نہایت خوبصورت تیار ہوا ہے۔ اِس

"امرت دھارا بھون" کی افتتاحی رسم

جناب مسٹر ایف ڈبلیو کینوے صاحب آئی۔سی۔ایس ڈپٹی کمشنر لاہور کے ہاتھوں ۹ مئی سنہ ۱۹۱۴ء کو شہر لاہور بلکہ پنجاب کے بھی اکثر معززین کے بڑے جلسے کے اندر ادا ہوئی

جسمیں آنریبل رائے بہادر سر ڈاکٹر پرتول چند سی۔آئی۔ای سابق جج چیفکورٹ پنجاب و خان بہادر آنریبل میاں محمد شفیع بیرسٹر ایٹ لا کی ویدک طبابت کے متعلق اعلےٰ تقریریں ہوئیں

اِس بے نظیر خوشی کے اظہار میں

اور اپنے ہزاروں گراہکوں کو بھی شامل کرنے کیواسطے اعلان کیا جاتا ہے

کہ ۲۷ مئی ۱۹۱۴ء سے ۴ جولائی ۱۹۱۴ء تک امرت دھارا و کارخانہ کی دیگر کل ادویات و کتب ¾ قیمت پر ملیں گی یعنی

¾ قیمت فی روپیہ چار آنے کی رعایت ہوگی ¾ قیمت

فہرستیں جن کے پاس نہ ہوں جلدی طلب فرماویں۔ ایک پیسہ کا کارڈ فہرستوں کیواسطے لکھنے سے سب پہنچ جاویں گی ؎

مشہور دوائی امرت دھارا کی بڑی شیشی عہ کی بجائے ۱۲؁ میں اور نمونہ کی چھوٹی شیشی آٹھ آنہ کی بجائے چھ آنے میں ملیگی جن اصحاب کو کسی باعث سے ابھی تک آزمانے کا موقعہ نہیں ہوا۔ ان کیواسطے اچھا وقت ہے۔ رسالہ کام ورتی شاستر بھی ¾ قیمت یعنی پانچ روپے (صہ) کی بجائے تین روپے بارہ آنے (سہ۱۲) میں ملیگا۔ جو کبھی ایسا نہیں ہوا ہے۔

کارخانہ امرت دھارا کی رعایت ایک نعمت ہی ہے فائدہ اُٹھایئے

خط و کتابت یا تار کیواسطے صرف اتنا پتہ لکھنا کافی ہے

امرت دھارا - لاہور

اخبار عالم

عطیہ نند موہن رائے چوہدری زمیندار میمن سنگھ نے رنگپور کے کالج کے لئے ایک لاکھ روپیہ کا عطیہ منظور کیا ہے۔ جس میں سے پچاس ہزار روپیہ نقد اور پچاس ہزار کی اراضی دیجائے گی۔

زنانہ عطیہ ریاست میسو کے ایک مرحوم ساہوکار کی بیوہ نے ترقی تعلیم کی غرض پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ خیرات کیا ہے اور باقیماندہ ۷۵ ہزار کی ملکیت بعد وفات اس نے طلبہ دینا ظاہر کیا ہے۔ افسوس ایسی مثالیں مسلمانوں میں نہیں پائی جاتیں

ضمانت واپس دیوبند ضلع سہارنپور کے جین پردیپ نامی اردو میں ایک پرچہ نکلتا تھا جسے ۵۰۰ سو روپیہ کی ضمانت کی رقم واپس کر دی گئی ہے

جنگجو حقوق طلب عورتیں۔ مغربی تہذیب کی بہار (لنڈن ۸ جون) جن چند شور و غل مچانیوالی سفریجیٹوں نے کل ٹرامپٹن کے گرجے پر دہاوا کیا تھا۔ ان کی خود مجمع کی لیڈیوں نے خوب خبر لی چنانچہ منبر کے قریب کنگھے پر اور پھٹے ہوئے کپڑوں کے ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے۔ آخر جب بدبار سفریجٹوں کو باہر لیگئے جنکے چہروں سے خون جاری تھا۔ اور لیڈیاں برابر ان کو چھتریوں سے مار رہی تھیں۔ لوگوں کے مجمع نے پارکوں میں عورتوں کے جلسہ منتشر کر دیئے۔

زنانہ کالج گورنمنٹ مدراس نے یکم جولائی سے مدراس میں زنانہ کالج قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

سالگرہ کا جشن نہایت دہوم سے ہندوستان میں منایا جاوے گا۔ ۲۰ جون کو وائسرائے کی سالگرہ کا اور ۲۲ جون کو اعلیٰحضرت شاہنشاہ جارج پنجم کا۔

ایسٹ انڈین ریلوے نے اپنے آئیندہ سال کے بجٹ میں ۲ لاکھ روپیہ اس امر کیلئے منظور کئے ہیں کہ ان سے غریب ملازموں کو نوکری سے ریٹائر ہونے پر مدد دی جائیگی۔

ڈہاکہ کی تازہ خبر ہے کہ وہاں پرانی بستی میں گورکھوں اور چند مسلمانوں میں لڑائی ہو گئی۔ ایک گورکھے نے ایک مسلمان کو جان سے مار ڈالا اور کئی ایک کو زخمی کر دیا۔ اب مقدمہ چل رہا ہے۔ ایک گورکھے نے خودکشی کر لی ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے دس سرکاری وظائف مندرجہ ذیل امیدواروں کو دیئے ہیں۔ (۱) مسٹر ادلاسد مالا (۲) مسٹر ادوادیا (۳) مسٹر اپندرناتھ بنرجی (۴) مسٹر لوڑا (۵) مسٹر بشیر الدین احمد (۶) مسٹر ارجن داس (۷) مسٹر رداجی (۸) مسٹر بیدے سرن بہارگو (۹) مسٹر کانشی ناتھ (۱۰) مسٹر عبد الغفور خان یہ صاحبان ہندوستان و یورپ میں تعلیم حاصل کرینگے۔

البانیا کے مسلمانوں نے برملا مطالبہ کیا ہے کہ وہ البانیا میں کسی غیر مسلم کی حکومت کا جوا اپنے کندھوں پر نہیں رکھینگے۔ ترک و البینڈ اور اخیر بھی انکی مدد کو پہونچگئے ہیں۔ دول بھی فوجیں بھیجنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ ترکی پارلیمنٹ کے صدر نے بھی سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ ٹرکی فوج کو ابھی بہت کام کرنا ہے۔ اس کو اپنے ہمسایہ مسلمان بھائیوں کی مدد کرنی ہے۔ اور بعض علاقے پاس لینے ہیں معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بہت جلد ایک مہیب خونریز جنگ شروع ہوگی اور اس جنگ میں ٹرکی کی قسمت کا کوئی ایک قطعی فیصلہ ہو کر رہیگا دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ اللہ اپنا فضل و کرم کرے۔

تعلیم۔ اس وقت ہندوستان میں ایک لاکھ پرائمری سکول ہیں۔ اور ۵۴ لاکھ طالبعلم ان سے فایدہ اٹھاتے ہیں۔ سیکنڈری سکولوں کی تعداد ۶۵۰۰ ہے۔ اور طلباء کی ۹ لاکھ ہے۔ زنانہ طلباء کی تعداد ۸ لاکھ سے زیادہ ہے

جہاز ایمپرس آف آئرلینڈ کی تباہی کے اسباب معلوم کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر ہوا ہے

انڈیا کونسل بل۔ انڈیا کونسل بل شایع ہو گیا ہے اس کی رو سے ممبران کونسل کی تعداد سات سے کم اور دس سے زیادہ نہ ہو گی۔ اور کسی اسامی کے خالی ہونے پر ایسے شخص کو مقرر کیا جائیگا۔ جو ہندوستان میں وطن اختیار کر چکا ہو نیز کونسل میں چھ ممبر ایسے ہونگے۔ جو ہندوستان میں وطن اختیار کردہ ہوں۔ یا دس سال تک ہندوستان میں خدمت کر چکے ہیں۔ اور انڈیا کونسل میں تقرر ہوتے وقت انہیں انڈیا سے قطع تعلق کئے ہوئے پانچ سے زیادہ عرصہ نہ گذرا ہو۔ مزید بران ہندوستانی ممبروں کا تقرر ان اصحاب کی فہرست سے ہوگا۔ جن کو غیر سرکاری ممبر منتخب کرتے ہونگے۔

بائیبل کی اشاعت برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی کے سالانہ اجلاس منعقدہ نینی تال میں جو رپورٹ پڑھکر سنائی گئی۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ صوبجات متحدہ ممالک متوسط اور راجپوتانہ میں سال گذشتہ کے اندر مختلف زبانوں میں بائیبل کے ۲۴۹۲۸ شایع کئے گئے۔

زمیندار کا اپیل چیف کورٹ میں ۱۱ جون کو گیارہ بجے دن کے چیف کورٹ لاہور کے سامنے زمیندار کا ضبطی ضمانت کا اپیل پیش ہوا۔ آنریبل صاحب چیف جج جسٹس رٹیگن۔ اور جسٹس جانسٹن صاحبان نے سماعت فرمایا۔ اپیلانٹ کیطرف سے مسٹر فضل حسین۔ مسٹر منوہر لال۔ خلیفہ شجاع الدین اور مسٹر بدرالدین قریشی بیرسٹر صاحبان پیروکار تھے۔ سرکار کیطرف سے مسٹر پیٹمین۔ اور رائے بہادر پنڈت شیو نرائن صاحب شمیم تھے۔

اپیلانٹ کیطرف سے مسٹر فضل حسین نے تقریر کی جس میں زمیندار کے ان مضامین پر مفصل بحث کی جنکی وجہ سے ضمانت پریس و اخبار ضبط کیگئی تھی۔ اپیل کا معاملہ چونکہ چل رہا ہے۔ تسکر کے روز ختم ہوا۔ اسلئے سنیچر کو بھی ہوتا رہا۔ کارروائی بعد ازاں دیجائے گی +

یونیورسٹی الہ آباد کے امتحانات کے نتایج الہ آباد کی یونیورسٹی کے امتحانات کے نتایج شایع ہو گئے ہیں۔ اب کے مرتبہ (۴۰۹۳) لڑکے انٹرنس میں گئے جن میں سے (۱۶۶۹) پاس ہوئے۔ ایف اے میں (۱۹۱۱) شامل ہوئے تھے ان میں سے (۸۴۲) پاس ہوئے بی۔ اے میں (۹۴۶) گئے تھے ان میں سے (۴۰۵) کامیاب ہوئے۔ بی۔ اے کے سائنس کے امتحان میں (۱۶۳) گئے تھے۔ ان میں سے (۶۸) پاس ہوئے۔ ماسٹر آف سائنس کے آخری امتحان میں گیارہ میں سے ۹۔ اور اس کے اول امتحان میں ۲۶ میں سے (۲۱) آخری معمولی امتحان ایم۔ اے میں ۹۶ سے ۶۴۔ اور ابتدائی ایم۔ اے کے (۱۴۴) میں سے (۹۸) پاس ہوئے۔ انگریزی کے ایم۔ اے کے امتحان آخری میں اول درجہ پر ایک لیڈی پاس ہوئی۔ اور بی۔ اے کا صرف ایک امیدوار اول ڈویزن میں پاس ہوا ہے ایم۔ اے کو چھوڑ کر باقی امتحانات میں پاس شدگان کا اوسط (۴۲) فیصدی کے قریب ہے۔ اس پر رائے زنی فضول ہے یونیورسٹی والے زیادہ پاس کر کے پڑھے لکھے بیکاروں کی تعداد نہ بڑھانے میں حق بجانب ہے

میدان جنگ

افواج محمودیہ کے بہادر سپاہیو احمدؐ کے پیارے نوجوانوں اٹھو اور میدان کارزار کا راستہ لو۔ شاباش اے انصار شاباش دیکھنا قدم پیچھے نہ ہٹنے پائے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ اور خدا کے راستہ میں جان و مال سب لٹا دو کہ یہ وقت پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا

اگر غور سے دیکھو۔ تو دنیا بھی ایک عجیب میدان جنگ نظر آئیگا۔ کوئی وقت ایسا نہیں۔ جبکہ اس روئے زمین پر گنبد نیلگوں کے نیچے جنگ جدال کا سلسلہ جاری نہ ہو۔ ایک قوم جب ترقی کرنا چاہتی ہے۔ تو لازمًا وہ دوسری اقوام کو پیچھے رکھنا اور خود آگے نکلنا چاہتی ہے۔ ایک شخص جب دوسرے پر فوقیت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے یہ کبھی خیال نہیں آتا کہ دوسرا شخص ان فوائد سے محروم رہے گا۔ جو وہ خود حاصل کرنا چاہتا ہے اگرچہ علانیہ طور پر اس کی بربادی نہیں چاہتا۔ لیکن اسکی حرکات صاف ظاہر کر دیتی ہیں۔ کہ وہ دوسرے کی تباہی کا سامان پیدا کر رہا ہے۔ دنیا کی ہر ایک چیز پر نظر ڈالو۔ حتی کہ خشکی اور تری کے جانداروں اور ہوا کے پرندوں کی زندگی کا مطالعہ کرو تو یہی پاؤ گے کہ ایک کی زندگی کے قیام کیلئے دوسرے کی تباہی کا ہونا لازمی ہے۔ کوئی شخص ترقی نہیں کر سکتا جبتک کہ وہ دوسرے کے

× × × × × ×

بعض فوائد کو ملیا میٹ کرنے کا سامان کسی نہ کسی رنگ میں پیدا نہیں کر لیتا۔ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جبتک کہ وہ اپنی رفتار میں دوسرے کو پیچھے رکھنے کی کوشش نہ کرے کوئی مذہب ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کے مقابل کے صاحب مذہب سامنے نہ جھک جائیں۔ خود انسان کی اپنی حالت دیکھو تو اس کو اپنے بقا کے لئے کس کس چیز کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اسے اپنے جذبات اور خواہشات کا کسقدر مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ سکولوں کالجوں۔ کارخانوں میں چلے جاؤ۔ ہر جگہ اسی قسم کی کشمکش پاؤ گے۔ تو معلوم ہوا کہ دنیا ایک وسیع میدان کارزار ہے۔ جہاں مختلف اقوام کا اور پھر ہر ایک مذہب اور قوم کے مختلف افراد کا ایک دوسرے سے مقابلہ ہوتا رہتا ہے۔

جماعت احمدیہ

بھی خدا کے فضل سے ایک قوم ہے جس کی بنیاد کہ خدا تعالیٰ کے ایک مامور نے اپنے ہاتھ سے رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی جماعت کو غیر معمولی مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کا کسی ایک شخص یا ایک قوم سے مقابلہ نہیں ہوتا۔ بلکہ تمام دنیوی طاقتوں سے ہوتا ہے۔ ایسے خطرناک مرحلہ پر اگر اس خدائی فوج کے سپاہی جنگ کے قواعد سے غافل ہو جائیں تو سوائے شکست کے کچھ حاصل نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تمام عمر اسی جنگ میں ختم کی اور اگرچہ آپ کو بہت سی فتوحات حاصل ہوئیں مگر آپ کی وفات پر جنگ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ آپ نے تو فرمایا ہے کہ میری جماعت پر بہت سے ابتلا آنے والے ہیں۔ اور ان کو بڑی بڑی تنگ گزار گھاٹیوں اور خار دار جنگلوں سے گزرنا ہے اور دنیا کے مذہب سے نہایت سختی سے مقابلہ کرنا ہے۔ در حقیقت ان کا زمانہ بالکل بیجا ہے آپنے تو ہمیں زبردست ہتھیار دیکر ابھی لڑنا ہی سکھایا تھا کہ اس طرح حملہ کرتے ہیں۔ ابھی تو ہم نے سالہا سال تک دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔ اگرچہ ہم خدا کے فضل سے دن بدن کامیاب ہو رہے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی تکالیف کا دروازہ بھی کھل رہا ہے۔

آنحضرتؐ کے زمانہ میں اس قدر لڑائیاں لڑی گئی تھیں۔ حتٰی کہ آپ کے خلفاء کے عہد میں ہوئیں۔ اسی طرح ابھی ہمارے سامنے وہ میدان ہیں جو ہنوز حیات مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں نہیں دیکھے گئے اے افواج احمد کے بہادر سپاہیو جو شاہزادہ اولوالعزم کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو۔ کان کھول کر ہماری صدا کو سنو۔ میدان کارزار میں وہی فوج مظفر و منصور ہوتی ہے جو پہلے اپنے قلعوں اور مورچوں کی حفاظت کرتی اور پھر دشمن پر وار کرتی ہے۔ وہ سپاہی جو مورچوں کو چھوڑ کر تمام سپاہ سے علیحدہ ہوکر دشمنوں کی فوج میں گھس جاتا ہے اگرچہ وہ اپنے جوش میں ایک دو کے سر قلم کر دیتا ہے مگر وہ کبھی صحیح سلامت واپس نہیں آسکتا۔ ہمارے مورچے ہمارے اصول ہیں اور ہمارے قلعے وہی قلعے ہیں جو مسیح موعود نے کئی سالوں کے بعد تیار کئے۔ پس چاہیئے کہ ہم اپنے مقبوضات کی حفاظت کریں اور پھر دشمنوں کو شکست دینے کی فکر کریں۔ وہ فوج جو اپنے قلعوں کی حفاظت کیلئے کوئی سپاہی نہیں چھوڑتی اور یونہی آگے ہی آگے دشمن کیطرف بڑھتی چلی جائے وہ ضرور چاروں طرف سے دشمنوں سے گھر جائے گی۔ اور آخر کار نیست نابود ہو جائیگی پس اگر تم بھی اپنے اصول چھوڑ کر دیگر مذاہب کا مقابلہ کروگے تو یقینًا تباہ ہو جاؤ گے۔ بظاہر یہ خیال ہوگا کہ ہم کامیاب ہو رہے ہیں۔ مگر در حقیقت تم ہلاکت کے گڑھے کیطرف جا رہے ہوگے۔

افواج محمودیہ کے جانثار وفادار اور بہادر سپاہیو ایک اور بات کا بھی خیال رکھنا لڑائی کے موقعہ پر بہت سے اپنے سپاہی شرکت بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ جو کسی دنیوی فوائد کے حصول کی بنا پر دشمنوں کو اپنوں کی خبر پہونچاتے رہتے ہیں یہ لوگ تمہارے دشمنوں سے بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ کیا تم نے جنگ بلقان میں اس بات کا مشاہدہ نہیں کیا کہ ترکی کی عظیم الشان سلطنت کو غداروں نے کسطرح تباہ کر دیا سچ پوچھو تو یہ انکی ہستی کو غارت کرنیکے لئے اور بھی خوفناک ہے۔ سو اگر ایک طرف تم دشمنوں سے جنگ کر رہے ہو۔ تو دوسری طرف ان غداروں اور منافقوں کا بھی خیال رکھو۔ اور جہاں کہیں ان کو پاؤ۔ وہیں انکا خاتمہ کرو۔

پس اگر تم اپنے مورچوں کی حفاظت کرتے ہوئے غداروں اور منافقوں کا قلع قمع کرتے ہوئے آہستہ آہستہ قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جاؤ گے تو یاد رکھو تم یقینًا کامیاب ہو جاؤ گے۔

ہاں ایک اور بات کو ہرگز فراموش نہ کرنا وہ یہ کہ دعا کے زبردست ہتھیار کو ہاتھ سے نہ دینا یہ وہ ہتھیار ہے جسکی غیر حاضری میں تمہارے دوسرے ہتھیار ہرگز ہرگز کام نہیں کر سکتے۔ مسیح موعود اگر تمام دنیا کے مقابل کامیاب ہوا تو اسی ہتھیار کے طفیل۔ اور اگر تم کامیاب ہو سکتے ہو تو اسکے استعمال ہو سکتے ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو آمین ×

پیارے مسیح کے پیارے کلمات

(ہمارا انجام کیا ہوگا)

از عالیجناب سیدنا و امامنا حضور
(مسیح الزمان مہدی دوران)

بجز خدا کے انجام کون بتلا سکتا ہے اور بجز اس غیب دان کے آخری دنوں کی کس کو خبر ہے۔ دشمن کہتا ہے کہ بہتر ہو کہ یہ شخص ذلت کیساتھ ہلاک ہو جاوے اور حاسد کی تمنا ہی کہ اس پر کوئی عذاب پڑے کہ اس کا کچھ بھی باقی نہ رہے لیکن یہ سب لوگ اندھے ہیں اور عنقریب ہے کہ ان کے بدخیالات اور بدارادے انہیں پر پڑیں۔ اس میں شک نہیں کہ مفتری بہت جلد تباہ ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص کہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور اسکے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ وہ نہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے نہ اسکے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بری موت سے مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔ لیکن جو اسکی طرف سے ہیں وہ مر کر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ انپر ہوتا ہے اور سچائی کی روح ان کے اندر ہوتی ہے اگر وہ آزمائشوں سے کچلے جائیں اور پیسے جائیں اور خاک کیساتھ ملائے جائیں اور چاروں طرفوں سے ان پر لعن وطعن کی بارشیں ہوں اور ان کے تباہ کرنیکیلئے سارا زمانہ منصوبے کرے تب بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے کیوں نہیں ہوتے؟ اس سچے پیوند کی برکت سے جو ان کو محبوب حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ خدا ان پر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہے مگر اسلئے نہیں کہ تباہ ہو جاویں بلکہ اس لئے کہ زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔ ہر ایک جوہر قابل کیلئے یہی قانون قدرت ہے۔ کہ اول صدمات کا تختہ مشق ہوتا ہے مثلاً اس زمین کو جب کسان کئی مہینہ تک اپنی قلبہ رانی کا تختہ مشق رکھتا ہے اور ہل چلانے سے اسکا جگر پھاڑتا رہتا ہے یہانتک کہ وہ زمین جو پتھر کیطرح سخت اور درشت معلوم ہوتی ہے سرمہ کیطرح پس جاتی ہے۔ اور ہوا اس کو ادھر ادھر اڑاتی ہے اور پریشان کرتی رہتی ہے اور وہ بہت ہی خستہ شکستہ اور گرد رو معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک انجان سمجھتا ہے کہ کسان نے چنگی بھلی زمین کو خراب کر دیا۔ اور بیٹھنے اور لیٹنے کے لائق نہ رہی۔ لیکن اس دانا کسان کا فعل عبث نہیں ہوتا۔ وہ خوب جانتا ہے کہ اس زمین کا اعلیٰ جوہر بجز اس درجہ کے کوفت کے نمودار نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کسان اس زمین میں بہت عمدہ قسم کے دانے تخمریزی کے وقت بکھیر دیتا ہے اور وہ دانے خاک میں ملکر اپنی شکل اور حالت کے قریب قریب مٹی کے ہو جاتے ہیں اور ان کا وہ رنگ و روپ سب جاتا رہتا ہے۔ لیکن وہ دانا کسان اسلئے ان کو مٹی میں نہیں پھینکتا ہے کہ وہ اسکی نظر میں ذلیل ہیں نہیں بلکہ دانے اسکی نظر میں نہایت ہی بیش قیمت ہیں بلکہ وہ اسلئے ان کو مٹی میں پھینکتا ہے کہ تا ایک ایک دانہ ہزار ہزار دانہ ہو کر نکلے اور وہ بڑہیں اور پھولیں اور ان میں برکت پیدا ہو اور خدا کے بندوں کو نفع پہونچے۔

پس اسیطرح وہ حقیقی کسان کبھی اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے اور لوگ ان کے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں اور ہر ایک طرح سے انکی ذلت ظاہر ہوتی ہے۔ تب تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہیں اور ایک عجیب رنگ اور شکل اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کیلئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن اسلئے نہیں کہ جلائے جائیں بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں۔ اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور لعنت کیجاتی ہے اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے ہیں۔ اور دکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی بولیاں انکی نسبت بولی جاتی ہیں۔ اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بہتوں کے خیال و گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ وہ سچے ہیں بلکہ جو شخص ان کو دکھ دیتا ہے اور لعنتیں بھیجتا ہے وہ اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ بہت ہی ثواب کا کام کر رہا ہوں پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچھ قبض طاری ہو تو خدا تعالیٰ ان کو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا۔ اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں پس وہ صبر کرتا رہتا ہے یہانتک کہ امر مقدر اپنی مدت مقررہ تک پہونچ جاتا ہے۔ تب غیرت الٰہی اسکے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور اخیر میں اسکی نوبت آتی ہے۔

اسیطرح خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے۔ لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کریگا۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہیں پیشگوئیوں کو بتلا رہا ہے۔ اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ تب میں نے اس کو کہا کہ تم کہاں سے آئے۔ تو اس نے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ **جئت من حضرۃ الوتر** یعنے میں اسکی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے تب اس کو ایک طرف خلوت میں لے گیا۔ اور میں نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اس نے کہا۔ کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ تب میں اس حالت سے منتقل ہو گیا لیکن یہ سب امور درمیانی ہیں اور جو خاتمہ امر پر مقدر ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہونچ گئے ہیں اور آفتاب کیطرح روشن ہیں۔ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخرکار تجھے فتح دونگا۔ اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دونگا۔ اور تجھے غلبہ دونگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہیگی۔ اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کر دونگا۔ اور یاد رہے کہ یہ الہامات اس واسطے نہیں لکھے گئے کہ ابھی کوئی ان کو قبول کرلے بلکہ اس واسطے کہ ہر ایک چیز کیلئے ایک موسم اور وقت ہے پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئیگا۔ اسوقت یہ تحریر مستعد دلوں کیلئے زیادہ تر ایمان اور تسلی اور یقین کا موجب ہوگی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

ہلاکت سے بچو

تعلیم کیلئے اپنے بچوں کو مشن سکولوں میں نہ بھیجو!

کیسا عقلمند ہے وہ انسان جو دوسروں کی تکالیف ومصائب سے سبق حاصل کرتا- اور اپنے ہر کام میں محتاط رہتا ہے- اور کیسا بدقسمت ہے وہ شخص جو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے- کہ فلاں طریق پر چلکر انسان سیدھا جہنم میں پہونچ جاتا ہے- اور ان لوگوں کو بھی جانتا ہے جو اس کی آنکھوں کے سامنے اس غلطی کے مرتکب ہو کر تباہ ہوئے- لیکن پھر بھی وہ اندھا دھند اسی راستہ پر قدم مارتا ہے اور لوگوں کو بھی ترغیب دیتا ہے کہ وہ بھی اس کی تقلید کریں- عیسائیت کو پھیلانے کیلئے جو جو طریق ہمارے عیسائی دوستوں نے نکالے ہیں- وہ کسی باہوش آدمی کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں- بڑے بڑے کارخانے- یتیم خانے- لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول ادنےٰ سے اعلےٰ کالج صرف اس مطلب کو پورا کرنے کے لئے جاری کئے گئے ہیں- کہ لوگوں کو عیسائی بنایا جاوے- بڑے بڑے شہروں میں جا کر دیکھ لو- مس صاحبان کسطرح کوچہ بکوچہ گھر بگھر چکر لگاتی ہیں- ہندو مسلمانوں کے جو اپنے لڑکیوں کے سکول ہوتے ہیں- وہاں کی اُستانیوں سے ساتھ میل و محبت پیدا کر کے پہلے پہل لڑکیوں کو کپڑوں پر بیل بوٹے نکالنے سکھاتی ہیں اور ان کے خوش کرنیکے لئے بھجن گاتی ہیں- اور نہایت ہی خوبصورت چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی کتابیں تحفہ کے طور پر سب لڑکیوں کو دیتی ہیں- کم سن لڑکیاں ایسی مسوں کو رحمت الٰہی تصور کرتی ہیں- اور ان کے سلوک اور محبت بھرے کلام کی عاشق ہو جاتی ہیں- جب یہاں تک کامیابی ہو جاتی ہے- تو پھر راستہ صاف ہو جاتا ہے اور عیسائیت کی تعلیم باقاعدہ شروع ہو جاتی ہے- مشن سکولوں میں یہی حال ہے- اور لڑکوں کو میجک لنٹرن اور دیگر مشاغل میں خوب بہلایا جاتا ہے- عمدہ عمدہ رنگین تصویریں جو بائیبل کی تمثیلوں کے متعلق ہوتی ہیں انہیں تقسیم کیجاتی ہیں- اتوار کے روز تمام لڑکوں کو بلایا جاتا ہے- اور چند پادری اور انکی لیڈیاں جمع ہوتی ہیں اور مسیح کی تعریف میں ہارمونیم کے ساتھ خوب بھجن گائے جاتے ہیں- چھوٹے بچے **صاحب لوگ** اور **لیڈیوں** کی شکل کے دیکھنے کے بڑے مشتاق ہوتے ہیں- ان تمام کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں ان بیچاروں کو کیا معلوم کہ یہ سب کچھ ان کی جڑھ کاٹنے کے لئے کیا جاتا ہے- بڑے بڑے کالجوں میں بھی سب سے پہلے ایک گھنٹہ انجیل شریف کے لئے رکھا گیا ہے- یہی حال مشن کے کارخانوں اور یتیم خانوں کا ہے- ان کے علاوہ پنج ذاتوں میں عیسائیت پھیلانے میں بھی سرتوڑ کوشش کیجاتی ہے- اور روپے کی ندیاں بہائی جاتی ہیں- چوڑھوں کو تعلیم اور تنخواہ کے لالچ دیکر فوراً مکتی فوج میں داخل کر لیتے ہیں- عیسائی وکیل- عیسائی ڈاکٹر تیار کئے جاتے ہیں اور دور دراز قصبات میں سکول جاری کئے گئے ہیں- اے سوچنے والو کچھ غور تو کرو آخر ہزار ہا پونڈ ہر سال کیوں اسطرح سے خرچ کئے جاتے ہیں- اور کیوں ہمارے عیسائی مشنری اس قدر زور لگا رہے ہیں اگر تم کچھ بھی تدبر سے کام لو تو فوراً معلوم ہو جائیگا کہ یہ سب کچھ لوگوں کو عیسائی بنانیکے لئے کیا جاتا ہے- اکثر اخباروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ فلاں نوجوان لڑکی جو ایک شریف گھرانے سے تعلق رکھتی تھی کسی عیسائی مس کیوجہ سے یعنی مس صاحبہ غائب ہو گئی ہے فلاں نوجوان شریف لڑکا جو شروع سے مشن سکول میں تعلیم حاصل کرتا تھا- عیسائی ہو گیا ہے افسوس صد افسوس ہمارے ہندوستانی بھائی یہ سب کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھتے اپنے کانوں سے ایسے واقعات سنتے ہیں مگر ان کو کبھی خیال بھی نہیں آیا کہ ہم ان سے عبرت حاصل کریں- بڑے بڑے سمجھدار اور معزز لوگ جو لیڈر بننے کی کوشش کرتے اور جو اپنی اپنی قوم کی کشتیوں کے ناخدا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں خود ان واقعات کا اخباروں میں مطالعہ کرتے ہیں مگر اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو بدستور مشن سکولوں میں بھیجتے ہیں- ابھی ماہ مئی میں لاہور کے تمام اخبارات میں یہ شور اٹھا تھا کہ چند ہندو لڑکیاں جو شریف خاندانوں سے تعلق رکھتی تھیں عیسائی ہونیکے قریب تھیں- کہ فوراً کسی نہ کسی طرح سے ان کے والدین کو اس بات کا علم ہو گیا اور عین نازک موقعہ پر بچالی گئیں- اس شور کا یہ نتیجہ ہوا اور ہندو قوم میں اس واقعہ سے ایسی بیزاری پیدا ہوئی کہ فوراً ایک دو اور گرل سکول جاری کر دیئے گئے مگر آجتک یہ صدا ہمارے کان تک نہیں پہونچی کہ بیچارے مسلمانوں نے بھی جنکو ان کے خدا و رسول نے بار بار تاکید کی ہے کہ **یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا** (اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو نار جہنم سے بچاؤ) کوئی گرل سکول جاری کیا ہے انجمن حمایت اسلام نے بھی ایک دو گرل سکول کھول رکھے ہیں- جنکا حال اچھا نہیں- اور معتبر ذرایع سے ہمیں خبر پہونچی ہے کہ عیسائی عورتوں کی وہاں بدستور آمدورفت رہتی ہے- اب بتاؤ ایسے گرل سکولوں کا کیا حال ہوگا- معزز لوگ تو اپنی لڑکیوں کو وہاں تعلیم نہیں دلواتے ایک تو وہاں انتظام ٹھیک نہیں ہوتا- دوسرا وہ استانیاں بھی قابل اعتبار نہیں ہوتیں- پس ایسے سکولوں میں اپنی لڑکیوں کو تعلیم کیلئے بھیجنا ان کے لئے باعث ہتک ہے اس لئے وہ اپنی لڑکیوں کو عیسائی گرل سکولوں میں بمایر بھیجتے ہیں- انگریزوں کی دیکھا دیکھی انہوں نے عورتوں کی تعلیم کا نصاب ہی کچھ اور رکھا ہے وہ چاہتے ہیں کہ وہ بھی انگریزی پڑھ جائیں- اور انہیں کے رسم و رواج کے مطابق بود و باش کریں- اے عقلمندو! اے امیرو! اور قوم کے لیڈرو اگر تم غربا کیلئے کوئی احسن طریق نہیں نکال سکتے تو اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو تو اس ہلاکت سے بچاؤ

آج وہ بیچارے معصوم ایسی درسگاہوں میں ہمارے کہنے سے چلے جاتے ہیں- وہ اگر اپنا نفع نقصان نہیں سمجھ سکتے تو تم ہی انکی حالت زار پر رحم کرو- ان کے ننھے ننھے دل آہستہ آہستہ مسموم ہو جائینگے اور یاد رکھو اگر تم نے اس بات کی پرواہ نہ کی تو ایک دن ضرور اس کا خمیازہ اُٹھانا پڑیگا- دنیا میں ذلیل و رسوا ہونیکے علاوہ آخرت میں بھی اس شاہنشاہ دو جہان کے حضور سوال کئے جاؤ گے حقوق اولاد کی حفاظت کرو اور اپنے ہاتھ سے اپنے بچوں کے گلے پر چھری نہ رکھو اگر تم مغربی تہذیب کے دلدادہ ہو تو جاؤ انگلستان کی سیر کرو اور دیکھو کہ عورتوں نے کیا طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا ہے- پروفیسر اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی — قوم نے ڈھونڈلی فلاح کی راہ
روش مغربی ہے مد نظر — وضع مشرق کو جانتے ہیں گناہ
یہ ڈراما دکھائیگا کیا سین — پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

دشمنان رسالت احمدیہؐ

(مرقومہ مولوی ظہیر الدین صاحب لاہوری)

(گذشتہ سے پیوستہ)

بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی کی بات ہے کہ احمدؐ کے بعد کسی فرد واحد کو تمام احمدی قوم کا امیر نہیں مان سکتے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب قوم کے امیر بھی ہیں۔ ہم الوصیت پر عمل کرتے ہیں مگر قوم کا مرکز لاہور ہے۔ میرزا صاحب کا نام تو احمدؐ کا نام تھا۔ مگر در حقیقت وہ احمد نہ تھا۔ مرزا صاحب رسول اللہ اور نبی اللہ تو تھے مگر ان کو رسول اللہ اور نبی کہنا گناہ ہے۔ الغرض ایسے ایسے مضامین لکھے جاتے ہیں جو سراسر مجموعہ نقیضنات ہوتے ہیں۔ آج ایک اصول پر قایم ہوتے ہیں تو چند ہی روز بعد اس میں ترمیم کر دیتے ہیں پھر کہا جاتا ہے کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مریم کہا گیا ہے اور شمس قمر کہا گیا ہے۔ اور مریم اور شمس نبی نہیں ہیں۔ اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ نہ تھے۔ بہتر ہوتا جو یہ اعتراض کر دیا جاتا کہ مریم کا الہام تو تھا۔ مگر حضرت صاحب عورت نہ تھے۔ عورتوں کے فلاں فلاں اعضا نہ رکھتے تھے۔ غیر نبیوں کے ناموں سے جو ان کے نبوت کے الہامات ہیں۔ اور جس وحی نے ان کو نبی اللہ قرار دیا ہے وہ تو غلط نہیں ہو سکتے۔ چند روز ہوئے ایک مضمون لکھا گیا تھا اور اس کا ہیڈنگ تجویز کیا گیا تھا۔ کہ کیا مسیح کا مثل نبی چاہیئے لیکن اتنا بھی نہیں سوچا جاتا کہ جب ہم نے خود مانا ہوا ہے کہ موسیٰ کا مثل بھی نبی ہی تھا۔ تو پھر مسیح کا مثل بھی ضرور نبی ہی چاہیئے۔ اور جس کو ہم نے مسیح کا مثیل مانا ہوا ہے جب اتنے عرصہ تک اس کو رسول نبی اور مرسل یزدانی لکھتے رہے ہیں۔ تو پھر آج انکار سے کیا فایدہ؟ جب مسیح موعود نے خود تحریر کر دیا ہوا ہے کہ مسیح موعود اور احمد در حقیقت ایک ہی ہیں۔ اور موسیٰ نے اپنے مثیل کی پیشگوئی کی تھی اور عیسیٰ نے اپنی مثیل کی۔ اور اب خدا نے مجرد احمدؐ بھیجدیا ہے جس کے حق میں یاتی من بعدی اسمہ احمد آیا ہے۔ تو پھر دقت کیا ہے؟ لیکن تکبر کا ناس ہو یہ سر تسلیم خم کرنے سے روکتا ہے۔ لیکن جو احمد کے نام لیوے ہیں وہ احمدؐ کے بیٹے ہاں اس بیٹے کے حضور میں جنے اندھیرے کو دور کرنا ہے۔ سوائے سر تسلیم خم کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں دیکھتے۔ دنیا میں ہزاروں لکھو گروہ ہیں۔ اور ان کے سردار بھی ہیں۔ لیکن جب ہم نے صرف احمدؐ کی خاطر ان گروہوں سے منہ موڑا تو آج اس احمدؐ کی خاطر اس کے فرزند ارجمند کی اطاعت کا جوا بھی اپنے کندھوں پر رکھنے کا اعلان کرتے ہیں اور تمام بھائیوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ کہ میری اس چیٹھی والی مثال پر غور کریں جو دو ماہ کے قریب شاید گذرا ہوگا۔ پیغام صلح میں شایع ہوئی تھی۔

اب میں اپنے ان بھائیوں سے آملا ہوں جہاں میرا اکمال دور ہو سکتا ہے۔ **احمدؐ کا فرزند ارجمند میرا امام ہے اور میں اس کے مقتدیوں میں سے ہوں ہاں اسکی بیعت میں شامل ہونیوالے لوگوں میں سے ایک فرد ہوں۔ اے اللہ تو مدد کر۔ اور احمدؐ نبی اللہ احمدؐ رسول اللہ ہاں ہاں احمدؐ جری اللہ کے نام کو تمام دنیا میں روشن کر** آمین

میری نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے احمد جمال تیرا

ہاں ایک بات اس مضمون میں اور عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ پیغام صلح نے اپنے مضمون :۔
"کیا مسیح کا مثل نبی چاہیئے"
کے ماتحت یہ بھی تحریر کیا ہے اور میرے نزدیک یہ ایک طرح سے تمام مضمون کا خلاصہ ہے کہ جو نبوت ولی اللہ لوگوں کو ملا کرتی ہے اس طرح کی نبوت ان کو (حضرت مسیح موعود) بھی ملی ہے" جس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود ولی اللہ ہو کر نبی اللہ ہیں۔ نبی اللہ ہونیسے تو انکار نہیں اسلئے ثابت ہوا۔ کہ پیغام صلح والے محمد رسول اللہ کے بعد حضرت مسیح موعود کو نبی اللہ کہنا تو درست سمجھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے الہامات سے جسطرح حضرت مسیح موعود کو سچا اور حقیقی ولی اللہ ملنتے ہیں اسی طرح سے مسیح موعود کو سچا اور حقیقی نبی اللہ بھی مانتے ہیں ہاں جسطرح کا نبی اللہ مخالفین مشہور کرتے ہیں یعنے قرآن کو منسوخ کر کے الگ دین قایم کرنا اور علیحدہ طور پر بدعتیوں کیطرح الگ نبوت کا دعویٰ کرنا اور حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلعم کے (نعوذ باللہ) بالمقابل دعوی نبوت کرنا اس طرح کے دعوے نبوت کو ہم کفر اور فسق اور حد درجہ کالعنت کا کام مانتے ہیں۔ خدا پیغام صلح والوں کو صحیح سمجھ عنایت کرے۔ آمین۔ یاد رکھو احمد رسول اللہ کی رسالت پر ایمان لانے سے تو قرآن کریم کی تصدیق ہوتی ہے نا تکذیب اور تمام رسول ان هٰذه امتكم امة واحدة کے ماتحت ایک ہی مت واحد ہوتے ہیں۔ الگ طور پر دعوے نبوت یا نبیوں کے بالمقابل دعوی نبوت نہیں کیا کرتے العاقل یکفیه الاشارۃ (باقی پھر)

خلافت محمود کے متعلق ایک رویا

خدا تعالی کی عجیب حکمت ہے کہ جب وہ ایک ایسی ہستی کو بلند کرنا چاہتا ہے جو بظاہر لوگوں کی نظر میں ادنیٰ ہوتی ہے تو اسکی تائید میں بڑے بڑے نشانات کا سلسلہ بھی مقرر کر دیتا ہے۔ وہ نشانات ان سمجھدار اور متقی لوگوں کیلئے جو اپنی خداداد قابلیتوں پر گھمنڈ نہیں کرتے اور ہر وقت ہر شکل میں اللہ تعالےٰ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ نور ہدایت ہوتے ہیں اور ان کو ضلالت اور جہالت کے گڑھے میں گرنے سے بچا لیتے ہیں۔ جب کبھی کوئی عظیم الشان انسان دنیا میں آتا ہے، تو اس کے آنے سے کچھ مدت پہلے یا اس کے آنے پر بہت سی روحوں پر اسکی صداقت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں جو خود بخود اسکی طرف چلے آتے ہیں۔ یہ اسلئے ایسا ہوتا ہے کہ بظاہر تو دینوی اسباب اس انسان کے پاس نہیں ہوتے۔ اللہ تعالےٰ بھی اُسے اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتا۔ تو اگرچہ وہ خود ہر وقت اسکی محافظت کرتا ہے مگر پھر بھی اس کو پاک لوگوں کی ایک جماعت عطا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی آمد پر بہت سے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے ایسا سلوک کیا اور حضرت صاحب خود اپنی تصانیف میں تحریر فرماتے ہیں کہ سینکڑوں لوگ محض الہام و خواب کی بنا پر میرے سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں یہ وہ مسلمہ امر ہے جس کے آگے ہمارے منکرین خلافت بھی سر جھکاتے رہے ہیں۔ مگر معلوم نہیں آج کیا بات ہے کہ جب ایسے نشانات اللہ تعالےٰ نے ہمارے محمودؓ کے حق میں ظاہر کئے۔ تو ان تمام نشانات کو دماغی تخیلات کا نتیجہ بتایا جاتا ہے ہمیں اپنے دوستوں کی حالت پر رونا آتا ہے کہ ایک طرف تو دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم نے سلسلہ کی اتنی خدمات کیں اور حضرت کی محبت سے یہ فیض پایا مگر آج جبکہ انہیں اصولوں اور انہیں نشانات کو پیش کیا جاتا ہے تو اسی طرح اعتراض کرتے ہیں جسطرح کہ آج سے تین چار ماہ پیشتر غیر احمدی لوگ سلسلہ پر کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہی انکی حالت پر رحم کرے۔ اپنے دوستوں کے فایدہ کیلئے ہم ذیل میں اپنے ایک دوست ماسٹر ہدایت اللہ صاحب

کا رویا درج کرتے ہیں جو انہوں نے خلافت ثانیہ کے متعلق دیکھا ہے (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

کچھ عرصہ ہوا ہے کہ میں نے خواب میں ایک درخت دیکھا جو چھوٹا سا اور سفید رنگ کا ہے اسکے ساتھ انگور کا پھل لگا ہوا ہے۔ مگر پھل اس کثرت سے ہے کہ درخت گویا بیچ میں دبا ہوا ہے۔ اور پھل کا ایک سرا زمین سے لگا ہوا۔ اور دوسرا سرا آسمان تک پہنچتا ہے۔ اس درخت اور اس کثرت سے اسکے پھل کو دیکھ کر دل میں نہایت فرحت ہوئی۔ تفہیم یہ ہوئی کہ یہ درخت جناب امیر المومنین حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کا وجود باجود ہے اور پھل اس حضرت ممدوح کی برکات ہیں جو خدا کے فضل سے محیط عالم ہونگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(ہدایت اللہ از گجرات)

نکاح ثانی پر اعتراض

مرسلہ جناب بارڈ ہدایت اللہ صاحب گجرات

بہت سے لوگ جناب صاحبزادہ میرزا البشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المہدی کے نکاح ثانی پر اعتراض کرتے ہیں مگر یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بے خبر لوگ ہر زمانہ میں ایسا ہی کرتے رہے ہیں اور اب بھی ایسا ہونا کوئی انوکھی بات نہیں اس مبارک نکاح کے چند روز پہلے کا ذکر ہے کہ ایک معزز تعلیم یافتہ غیر احمدی سے اسبات کا ذکر آگیا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر اس نے کہا کہ سنا ہے کہ صاحبزادہ صاحب کے نکاح ثانی کا اعلان ہوا ہے۔ میں نے کہا ہاں کوئی ہرج کی بات نہیں جواب میں اس نے کہا کہ اگر کوئی کام کوئی بڑا آدمی کرے۔ خواہ وہ کیسا ہی قبیح ہو۔ ان کے متعلقین یا پیرو اسے نہایت ہی مستحسن بتائینگے۔ میں نے کہا افسوس! آپ ایک کام کو جو خدا اور رسول کے فرمان کے عین مطابق ہو قبیح گنتے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ قرآن شریف کا منشاء ایک ہی نکاح کا ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں قرآن شریف کے رو سے ایک ہی وقت میں چار تک نکاح جائز ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ سب ازواج میں انصاف اور مساوات رکھنے کا حکم ہے۔ آپ خیال ہی دیکھیں۔ بہت بزرگوں نے ایک سے زیادہ نکاح ایک ہی وقت میں کئے بلکہ خود جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کئی ازواج مطہرات تھیں اس نے کہا کہ اسی لئے تو ان پر بھی تو اعتراض ہوتے ہیں۔ میں نے کہا افسوس کہ آپ ہی ایسا

میں سے ہیں۔ اور کیا نعوذ باللہ انہوں نے بھی خلاف قرآن کیا۔ اس پر وہ خاموش ہوا۔

اس گفتگو کو لکھنے سے میرا مطلب یہ دکھانا ہے کہ کیسے وہ لوگ جو کسی امام کے تابع نہیں اور نہ کسی پاک انسان کی ہدایت کے ماتحت چلنا پسند کرتے ہیں وہ خود پسندی میں گرفتار ہیں اور صراط مستقیم سے دور چلے گئے۔ اور اپنے باطل خیالات کو ہی ایک صحیح راستہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ خدا تعالےٰ ایسے توہمات سے بچائے آمین ثم آمین

قانون قدرت بتلا رہا ہے کہ جو کام بہت سے افراد کی مجموعی طاقت سے ہونیوالا ہو اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ سب افراد میں سے ایک کو مطاع بنا لیا جاوے۔ اور باقی اسکی ماتحتی میں کام کریں۔ کوئی سوسائٹی۔ کوئی سلطنت کوئی کارخانہ۔ کوئی انسٹیٹیوشن اس قانون کے بغیر چل نہیں سکتا۔ اور جہاں ایک کو اپنے سے برتر تسلیم نہ کیا جاوے وہاں ہمیشہ فساد و خانہ جنگی نظر آئیگی۔ اور کوئی کام بخوبی سر انجام نہیں ہوگا۔ ایک چھوٹی سی مثال کیطرف خیال کرو جس گھر میں بیوی اپنے خاوند کا حکم نہ مانے بچے اپنے والدین کا حکم نہ مانتے تو وہاں کیا حالت ہوتی ہے ہر طرح ابتری اور فساد گویا وہ گھر نمونہ دوزخ بنجاتا ہے۔

علیٰ ہذا القیاس

انسان تو انسان ہے حیوان میں بھی یہی قانون پایا جاتا ہے شہد کی مکھیوں کیطرف ہی دیکھ لو۔ انہوں نے بھی ایک ملکہ تسلیم کی ہوئی ہوتی ہے اسی کی ماتحتی میں سب مکھیاں کام کرتی ہیں۔ چیونٹیوں میں بھی یہی بات ہے۔ کونجوں کو بھی دیکھ لو کہ ایک ہی کی رہبری میں چلتی ہیں۔ چونکہ خداوند تعالےٰ کی ذات پاک رحیم و کریم ہے وہ اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے ہر زمانہ میں ایک برگزیدہ انسان کو مبعوث فرماتا ہے تاکہ لوگ اسکی رہبری میں چلکر سعادت دارین حاصل کریں۔ مگر افسوس اکثر انسانوں کو خود بینی تکبر اور نفس امارہ کسی کے ماتحت چلنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور وہ ہیچمدانِ دیگرے نیست کے خیال میں ہی دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ اللّٰھمّ لا تجعلنا منھم جماعت پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ید اللّٰہ فوق ایدیہم۔ اور جماعت تب ہی ہوتی ہے جب کہ ایک امام کے ماتحت ہو۔ ورنہ جماعت نہیں کہلا سکتی۔ اللہ تعالےٰ ہر ایک کو توفیق دے کہ وہ خلیفہ وقت کے دامن

سے وابستہ ہو۔ اور اس بھیڑ کی طرح نہ ہو جو ریوڑ سے الگ ہو کر طعمہ بھیڑیا ہو جاتی ہے۔ آمین۔

(ہدایت اللہ از گجرات)

سکرٹری انجمن احمدیہ ہانگ کانگ کا پیام پیغام کے نام

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم دار الامان قادیان۔ السلام علیکم ورحمت اللہ و برکاتہ بندہ نے مندرجہ ذیل خط بخدمت ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور ارسال کیا ہے اپنے اخبار و الفضل میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

گذارش ہے کہ پیغام صلح لاہور جیسے کہ پہلے اعلےٰ درجہ کی خوشی کا موجب ہوا کرتا تھا۔ اب اس سے بدرجہا بڑھکر اندوہ کا موجب ہوتا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ آئیندہ

اخبار پیغام صلح میرے نام سے بند فرمادیں:۔

مولوی محمد علیصاحب کا ٹریکٹ پڑھا۔ اور بعد میں قریبًا تمام مضمون و اشتہارات جو کہ آپ صاحبان کی طرف سے شایع ہوتے رہے ہیں۔ نظر سے گذرے چونکہ میں تو علم نہیں رکھتا۔ مولوی محمد علیصاحب کی تقریروں اور آپ کے مضامین نے میرے دل کو ہلا دیا قریب تھا کہ میں آپ کے آزاد خیالات سے متفق ہو جاتا مگر جس چیز نے میرے دل کو آپ کی غلطی پر خبر دی وہ آج عین مغرب و عشا کا درمیانی وقت ہے اور میں اس کو ذیل میں درج کر دیتا ہوں۔

(۱) اگر مولوی محمد علیصاحب حق پر ہوتے۔ تو جیسے کہ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات سے پہلے ہی آپ نے مضمون تیار کر رکھا تھا تو اس پر خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے دستخط کرا لیتے۔ تاکہ کوئی دقیقہ باقی نہ رہتا ورنہ کم سے کم انکی حیاتی میں یہ معاملہ پیش کیا جاتا۔ تاکہ وہ خود فیصلہ کر جاتے یا کسی کو اس مسودہ کی اطلاع دیجاتی۔ تاکہ وہی خلیفہ اول سے دریافت کر لیتا۔ اور

اور جو کچھ خلیفہ اول رضہ فرماتے۔ اس پر کسی احمدی کو چون و چرا کی جرأت نہ ہوتی۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس بھید کو کسی خاص وجہ کیلئے پوشیدہ رکھا جو کہ موجودہ فتنہ کا موجب ہوا۔

(۲) مولوی محمد علی صاحب خود مامور من اللہ نہیں تھے اور نہ ہی ان کو یہ دعویٰ ہے۔ تو پھر کس چیز نے ان کو یہ ٹریکٹ اتنی جلدی شایع کرنے کی اجازت دی۔ کیا یہ کوئی وحی کی بنا پر تھی۔ جبکہ اکابران ملت جیسے کہ حضرت سید محمد احسن صاحب جو کسی حالت میں بھی بغیر انگریزی علم کے مولوی محمد علی صاحب سے کم نہیں۔ اور معزز ممبران انجمن کی رائے کے برخلاف تھا۔ اور اگر حضرت صاحبزادہ صاحب سے ان کو کفر کے مسئلہ میں نا اتفاقی تھی۔ جیسکی مولوی صاحب نے آڑ لی ہے۔ تو تو چاہیئے تھا کہ ٹریکٹ شایع کرنے سے پہلے صاحبزادہ صاحب سے دریافت تو کر لیتے۔ مگر ایسا نہ کرنے نے مجھ جیسے کو اس نتیجہ پر پہونچایا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی اس میں کچھ خاص غرض ہے۔ میں حیران ہوں کہ خلیفہ ہونیکے لیئے جو کہ خلیفہ کا اپنا اختیاری معاملہ نہیں مصلحت کی ضرورت پیش کیجاتی ہے مگر ٹریکٹ شایع کرنیکے وقت جس سے کہ جماعت کو ایک عظیم الشان ابتلاء میں ڈالا گیا ہے۔ اور اسکی تباہی کا جزو اعظم ہے۔ مصلحت کی ضرورت نہ تھی ہر ایک دانشمند کا فرض ہے کہ اپنی بھلائی کے لیئے خود سوچے

(۳) مولوی محمد علی صاحب کا یہ فرمانا کہ خلیفہ انجمن کا مطاع نہیں ہو سکتا۔ مگر خلیفہ اول رضہ کے درس میں سینکڑوں دفعہ اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ انجمن ہے کیا۔ آپ رضہ نے یہ بھی فرمایا کہ انجمن کو میں ناک کے بال کے برابر بھی نہیں سمجھتا چہ جائیکہ انجمن خلیفہ کی مطاع ہو۔ امید ہے کہ درس میں جو صاحبان تھے ان کو خوب یاد ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ خلیفہ کے خلاف اس وقت بھی دل ہی دل میں کڑھتے ہوں گے مگر چونکہ خلیفہ اول رضہ مطاع تھا۔ اس واسطے خاموش بیٹھے تھے۔ اور اس سے الوصیت کا استدلال جو پیش کیا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کی سمجھ میں اس کا مطلب نہیں آیا۔ کیونکہ خلیفہ اول رضہ نے اپنی وصیت میں اپنا جانشین ہونا کھلے لفظوں میں فرمایا ہے۔ تعجب یہ کہ مولوی محمد علی صاحب کی زبانی تین دفعہ لوگوں کو سنوایا سبحان اللہ۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب اور آپ صاحبان کی جان توڑ کوششیں اشاعت اسلام کے بارہ میں میرے دل میں کچھ اثر کر رہی ہیں مگر میں نے بہت غور کیا اور سوچا۔ میں نے بہت دعائیں کیں۔ بعد دعاؤں کے اللہ نے میرے دل کو یہی سمجھایا اور میرے سینہ کو کھول دیا جو کہ عرض ہے ماسوائے اس کے مجھے خواب سے بھی تصدیق ہو چکی تھی۔ لیکن خواب وغیرہ تو آپ کے ہاں ہوتے نیز رد۔ اس واسطے عرض کرنیکی ضرورت نہیں۔ والسلام

فراست المومن

(مرقومہ جناب مولانا مولوی صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے)

خدا تعالیٰ ہر بات میں کامل ہے۔ اس کا علم کامل ہے اسکا تصرف کامل ہے وسع کرسیہ السموت والارض

لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون ۔ آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کا علم چھایا ہوا ہے۔ اللہ کے سوا جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ غیب نہیں جانتے۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ خود کب اٹھیں گے۔

لا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء اس کے علم کا وہ کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ خود چاہے

لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو واقف نہیں کرتا۔ مگر اپنے پسندیدہ رسول کو مذکورۃ الصدر بیان سے یہ بات منکشف ہے کہ غیب اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے۔ تو اپنے کسی برگزیدہ رسول کو غیب سے قدرے اطلاع دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ عادت ہے کہ بعض اوقات وہ کسی انسان کی وقتی حالت کا اظہار اپنے برگزیدہ رسول پر کر دیتا ہے۔ اس سے ہرگز ہرگز یہ مراد نہیں ہوا کرتی۔ یہ اسکے خاتمہ کی حالت کا یہ نقشہ ہے بلکہ وہ وقتی حالت اس سے بدتر حالت نہیں۔ بعض دفعہ تبدیل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جیسا جیسا انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور اخلاص رکھتا ہے۔ ویسا خدا تعالیٰ اس کے ساتھ معاملہ ہوا کرتا ہے۔ اس کو حتمی و قطعی سمجھنے والے اکثر دھوکا کھا جاتے ہیں۔ حالانکہ کسی کی وقتی تعریف اسکی حالت موجودہ کا صحیح فوٹو ہوا کرتی ہے اور اسی میں اسکی آئندہ حالت کا بالکل ذکر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عباس علی کی موجودہ حالت کے متعلق الہام ہوا۔ اس وقت عباس علی کی ارادت اور تعلق کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رکھتا تھا۔ اللہ نے بدیں الفاظ بیان فرمایا اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء اس وقت اسکی جڑھ مضبوط ہے اور اسکی شاخ بڑی بلندی پر پہونچی ہوگی۔ اس کا نمونہ قرآن شریف میں موجود ہے واتل علیہم نبأ الذی اتیناہ آیاتنا فانسلخ منہا فاتبعہ الشیطان فکان من الغاوین ۔ ولو شئنا بہا ولکنہ اخلد الی الارض واتبع ہواہ فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث ذلک مثل القوم الذین کذبوا بآیاتنا فاقصص القصص لعلہم یتفکرون ۔ ان پر پڑھ دے اس شخص کی خبر جسکو ہم اپنی آیات دی تھیں وہ ان سے نکل گیا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے پس شیطان اسکے پیچھے لگ گیا۔ پس وہ ہلاک شدوں میں سے ہو گیا۔ اگر ہم چاہتے تو اس کو اپنی آیات کے ساتھ اپنا مقرب بنا لیتے لیکن وہ زمین کیطرف جھک گیا۔ پس اسکی مثال کتے کی سی ہے اگر تو اس پر حملہ کرے تب بھی ہانپتا ہے اور اگر چھوڑ دے تب بھی ہانپتا جاتا ہے۔ یہ مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری تکذیب کرتے ہیں انہیں حکایت کہہ کر بیان کر دے تاکہ وہ سوچیں۔ پیارو۔ سوچنے کا مقام ہے کہ بلعم بن یعور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے آیات دیئے تھے اس وقت اسکی حالت اچھی تھی تبھی تو اس کو آیات اللہ دی گئیں تھیں۔ بعد اس کے اس کے اسکی حالت بدل گئی۔ اس نے آیات اللہ کی قدر نہ کی اس لئے وہ رب العلمین کی درگاہ سے رد کیا گیا۔

پیارے ناظرین بڑے خوف کا مقام ہے آیات اللہ کی تکذیب سے انسان کتا بن سکتا ہے پہلے زمانہ کے تعریفی کلمات اس وقت کچھ حقیقت نہیں رکھتے کیونکہ بعض ایسے گناہ انسان سے سرزد ہو جاتے ہیں۔ کہ اس کے پہلے اعمال کو حبط کر دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب میر عباس علی نے آیت اللہ مسیح موعود علیہ السلام سے اعتراض کیا تو اس کا سارا پہلا کیا کرایا حبط ہو گیا نبی اللہ کے حضور سے رفع صوت بھی حبط اعمال کا باعث بن جاتی ہے تکذیب نبی اللہ کا تو کہنا کیا ہے جب

اس نے تکذیب کی۔ اور اس پر اصرار کیا وہی اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء شجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالہا من قرار سے بدل گئی۔ کلمہ طیبہ کی شان ہے کہ اس کی جڑ ثابت ہے اور شاخ آسمان میں ہوتی ہے لیکن کلمہ طیبہ کی بجائے کسی کے اندرونہ میں کلمہ خبیثہ آجائے تو پھر کیسے وہ ثابت جڑ والا ہو سکتا ہے کیونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ خدا تعالےٰ کسی انسان کی موجودہ حالت کا نقشہ کھینچ دیتا ہے اور وہ نقشہ اسکی حالت بدلنے پر بدل جاتا ہے۔ اس کی تصریح خود قرآن شریف میں موجود ہے ذٰلك بان اللّٰہ لم مغیرًا النعمۃ انعمہا علےٰ قوم حتی یغیروا ما بانفسہم اللہ تعالیٰ جو نعمت کسی کو عطا فرماتا ہے وہ اس سے کبھی بھی نہیں چھینتا۔ یہانتک کہ وہ خود اپنی حالت کو بدل دیتے ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جب تک انسان کی حالت قابل انعام ہوتی ہے۔ تب تک ان پر اللہ تعالیٰ کی نعمت قایم رہتی ہے اور جب وہ اپنی حالت میں تغیر اور تبدل کر دیتے ہیں اور ایسی حالت بنا لیتے ہیں جو حالت غضب الہی ہوتی ہو تب خدا تعالےٰ اس نعمت کو بدل کر عذاب بنا دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی فراست میں یہ بات رکھدی ہے کہ انکی موجودہ حالت کے لحاظ سے انکی فراست کسی کے متعلق ایک فیصلہ کرتی ہے اور وہ فیصلہ وقتی ہوتا ہے۔ حالت کی تبدیلی کے ساتھ بدل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الاشتہار للانصار میں مولوی محمد علی صاحب کی نسبت فرماتے ہیں۔ میں ان کے آثار بہت عمدہ پاتا ہوں۔ اور اپنی فراست ان عمدہ آثار سے اخذ کرتے ہوئے آخر میں فرماتے ہیں۔ اے خدا ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ان کے آثار بد آثار سے بدل جائینگے تو یہ فراست بجا نہیں رہے گی اس لئے دعا فرماتے ہیں کہ اے خدا ایسا ہی کر۔ اگر قطعی اور یقینی فیصلہ تھا کہ اس دعا کے کوئی معنے نہیں۔ اسکے ساتھ ہی خواجہ کمال الدین اور خواجہ جمال الدین صاحب کا ذکر کرکے فرماتے ہیں۔ ان سب پر مجھے نیک ظن ہے خدا اس ظن کو بحال رکھے الہامات میں خدا تعالیٰ وحی تعریف فرما دیتا ہے۔ تو مومن کی فراست کیوں حتمی قرار نہ دیجائے۔ اور الہدیٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شخص کا ذکر فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا تیری نسبت اچھا ظن تھا۔ پھر فرماتے ہیں:۔ اخطاءت فراستی، میری فراست نے خطا کی۔ محمود آیت من ایات اللّٰہ ہے۔ تکذیب آیات اللہ سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور درگاہ رب العالمین سے رد کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم قرآن شریف سے ثابت کر چکے ہیں۔ پھر حضرت اقدس علیہ السلام کے الہام کہ مولوی محمد علی صاحب پہلے صالح تھے کاش وہ ہمارے پاس بیٹھیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی فراست وقتی تھی اور اس لئے آپنے اس وقت اللہ تعالےٰ سے دعا بھی کی اور بالآخر خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ انکی آئندہ حالت کا نقشہ کھینچ کر صاف بتا دیا کہ وہ اپنی اس حالت پر ثابت قدم نہیں رہیں گے ہم نیک اندیشی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حضرت اقدس علیہ السلام کی اس فراست اور الہام میں کسطرح توفیق اور تطبیق دے سکتے ہیں۔ اور آیت ان اللّٰہ لم مغیرًا لنعمۃ اور واتل علیہم نبا الذی اتینٰہ ایاتنا اور حضرت اقدس علیہ السلام کے الہام اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء پر کیا درفشانی فرماتے ہیں۔

قومی ضروریات

ایک وہ زمانہ تھا۔ جبکہ اہل اسلام مالی قربانی کے علاوہ وطن اور جان کی قربانی بھی کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں تمام دنیوی تعلقات کو بالائے طاق رکھ دینا ان کیلئے کوئی دشوار امر نہ تھا۔ خدا کے لئے اپنے جاہ وجلال کو چھوڑ دینا ان کے لئے ایک معمولی کام تھا مگر افسوس آج اسلام کی ایسی نازک حالت ہے۔ کہ اس پر ہر طرف سے دشمنان دین حملہ آور ہو رہے ہیں۔ مگر مسلمان ہیں کہ ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اہل اسلام کی تمدنی اور سیاسی حالت ٹھیک کرنے کیلئے تو بڑی بڑی سوسائٹیاں قایم ہو چکی ہیں۔ ان کے ملکی حقوق کو قایم رکھنے کیلئے بڑے بڑے جلسے کئے جاتے ہیں۔ مگر افسوس مذہب اسلام کی تعلیم کو برقرار رکھنے کیلئے کسی کو بھی فکر نہیں۔ ایسی غفلت کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک جماعت کی بنیاد رکھی جسنے اسلام کی وہ خدمات کیں کہ جنکے آگے اسکے دشمنوں نے بھی سر جھکا دیئے۔ مگر بعد میں شامت اعمال سے ان مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ کہ جن میں بہت سے دوست اپنے مقام پر قایم نہ رہ سکے اور ابتلاؤں کا شکار ہو گئے۔ اس وقت جو قوم کی حالت ہے۔ وہ تمام دوستوں پر عیاں ہے گھر کے دشمنوں نے تو اپنی طرف سے نقصان پہونچانے کی بہت کوشش کی ہے اور اگر ان کے بس میں ہوتا۔ تو ہم تمام کو تلوار کے گھاٹ اتار دیتے۔ مگر جسکو خدا رکھے اسے کون تباہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیارے محمود کی دستگیری کی اور قوم کو ہلاکت سے بچا لیا۔ اب جبکہ پہلی مجموعی طاقت کے کمزور ہو جانے سے مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ ہمارے دوستوں کو غفلت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ پس چاہیئے کہ قوم کے بزرگ ان مالی مشکلات میں قومی ضروریات کو پورا کرنیکے لئے سر توڑ کوشش کریں۔ اور جہانتک ہو سکے خلیفہ ثانی کا ہاتھ بٹائیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس سلسلہ کو ضرورت اسلام کے لئے پیدا کیا۔ اسکے کام میں رکاوٹ کا پیدا ہونا ضرورت اسلام کے راستہ میں رکاوٹ پیدا ہونا ہے۔ پس مسیح موعود علیہ السلام کے سچے خادموں اور حضرت نبی کریم کے فدائیوں اور اسلام سے سچی محبت رکھنے والوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ قومی ضرورت کو پورا کرنیکی طرف توجہ کریں۔ الحکم کے پچھلے نمبر میں جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ایک اپیل شایع ہوئی ہے۔ جس سے ہمارے دوستوں نے اندازہ لگا لیا ہوگا۔ کہ قوم کے راستہ میں کیا کیا مصائب ہیں۔ روپے کے نہ ہونے سے کون کون سے کام رکے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر ہمارے دوستوں نے جناب محاسب صاحب کی اپیل پر کان نہ رکھا تو نہایت ہی قابل افسوس بات ہوگی۔ ہمارے دوستو! یاد رکھو یہ خدا تعالےٰ کے کام ہیں۔ اگر تم سستی سے کام لوگے تو یہ خیال نہ کرنا کہ اس کے کام رک جائینگے۔ وہ قادر قیوم خدا اپنے کاموں کیلئے خود بخود سامان پیدا کر دیتا ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں اہل اسلام نے اگر قرآن و اسلام کو چھوڑ دیا تو کیا اس کا پیارا دین دنیا سے اٹھ گیا۔ اسی طرح اگر آج آپ لوگ